الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دارالافتاء والقضاء

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

MODE: **Regular**

Name : **anas farooq**

Address : **karachi pakistan**

Subject : **TV**

Writer : شفیق اللہ

Serial No : **18311**

Date : **12/26/2012**

Contact No:

Email :

i want to ask about the television that is the tv legal or illegal in islam?? because it contains a lot of or aimost full of immodesty. please grant me the answer for this question i will be highly obliged to you for this act of kindness

میں ٹی وی کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں؟ اس لیے کہ یہ اکثر بے حیائی پر مشتمل ہوتا ہے۔ برائے مہربانی مجھے اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

موجودہ حالات میں ٹیلی ویژن بے شمار منکرات ومحرمات اور فواحشات پر مشتمل ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں (۱) گانا بجانا، ساز سارنگی اور ڈھولک وغیرہ جو کہ قطعاً ناجائز ہیں جبکہ ٹی وی کے اکثر پروگرام اسی پر مشتمل ہیں ان کے ہوتے ہوئے تو تصاویر کے کوئی پروگرام دیکھنا یا سننا جائز نہیں۔ (۲) نامحرم مرد کا عکس کسی نامحرم عورت کو اور نامحرم عورت کا عکس یا تصویر کسی نامحرم مرد کو دیکھنا جائز نہیں جیسے آئینہ میں کسی نامحرم کو دیکھنا جائز نہیں جبکہ ٹی وی کے پروگرام نامحرم عورت پر ہی مشتمل ہوتے ہیں اور عام دیکھنے والے بھی نامحرم ہی ہوتے ہیں اس لئے بلا تحقیق کسی شخص کا یہ کہنا کہ ٹی وی ایک عام سا آلہ ہے یہ جائز اور ناجائز کاموں میں بھی استعمال ہوتا ہے اگرچہ فی نفسہ درست ہے مگر اس کا جائز یا مباح کاموں میں استعمال بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور اگر کسی جائز کام میں استعمال ہو بھی تب بھی اس پروگرام کے دوران مختلف تصاویر اور ساز باجے ضرور آجاتے ہیں جن کے عدمِ جواز میں شبہ نہیں اس لئے محض یہ کہہ دینا اس کے جواز کیلئے کافی نہیں (۳) پروگرام خواہ کسی نوعیت کا ہو ٹی وی کے جو عام اثرات سامنے آرہے ہیں وہ یہ ہیں بے حیائی، بے غیرتی، فحاشی اور عریانی جیسے جرائم نہایت تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور پورا مسلم معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے ظاہر ہے کہ ٹی وی کے حاصل اور انجام کو دیکھا جائیگا اور اس کا انجام نہایت ہی خطرناک اور خلافِ شرع ہے البتہ اگر ٹی وی کا کوئی پروگرام بغرضِ محال مذکور بالا محرمات اور دیگر مفاسد ومنکرات سے بالکل خالی ہو اور نہایت پاکیزہ ہو تو اس کے جواز میں درجِ ذیل تفصیل ہے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ٹی وی کے پروگرام تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) واقعات کی مصور فلم ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں۔ (۲) واقعات اور پروگرام براہ راست نشر کئے جاتے ہیں (۳) واقعات کی غیر مصور فلم ریکارڈ کی طرح پہلے تیار کر لیتے ہیں جس میں آواز کے ساتھ کچھ غیر مرئی نقوش بھی ٹیپ ہو جاتے ہیں اور پھر حسبِ موقع اس کو لگاتے ہیں جس میں آواز کی طرح تصاویر بھی آجاتی ہے ان میں سے پہلی صورت میں جو کچھ دکھلایا جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پاکیزہ مذہبی اور تعلیمی نوعیت کا پروگرام ہو وہ بلاشبہ تصویر ہے اور جاندار کی تصویر دیکھنا دکھلانا قطعاً حرام ہے اس میں متحرک وغیر متحرک تصاویر کے حکم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس طرح جانداروں کی تصویر بنانا حرام ہے اسی طرح بلا عذر قصداً بالارادہ ان کو دیکھنا بھی حرام ہے جیسا کہ عبارتِ ذیل سے واضح ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

وهذا كله مصرح فی مذهب المالکیه ومؤید بقواعد مذهبنا ونصه عن المالكية ما ذكره علامة الدردیر فی شرحه علی مختصر الخلیل حیث قال یحرم تصویر حیوان عاقل او غیره اذا کان کامل الاعضاء اذا کان یدوم وکذا ان لم یدم علی الراجح کتصویره من نحو قشر بطیخ ویحرم النظر الیه اذ النظر الی المحرم لحرام۔ اھ (بلوغ القصد والمرام ص۱۹۰)۔

وكذا فی "تصویر کے شرعی احکام" مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ (ص۷۷)۔

اس سلسلے میں اگر مفصل دلائل مطلوب ہوں تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح کا رسالہ "تصحیح العلم فی تقبیح الفلم" کا مطالعہ کریں۔ البتہ دوسری اور تیسری صورت میں جو کچھ دیکھلایا جاتا ہے اسے قطعی طور پر تصویر کہنے میں تامل ہے مگر چونکہ ٹی وی کے پروگرام کے متعلق ہر وقت ہر جگہ اور ہر شخص کس طرح یقین کرے کہ یہ پروگرام کی فلم آرہی ہے یا براہ راست پروگرام ہو رہا ہے۔ اور مسئلہ حرام اور غیر حرام کا ہے جسمیں ترجیح حرمت ہی کو ہوتی ہے اس لیے اس بنیاد پر مطلقاً ٹی وی دیکھنے کو جائز سمجھنا یا بتلانا درست نہیں بالخصوص جبکہ مذکورہ بالا منکرات وفواحش ٹی وی کے پروگرام میں جزء لاینفک کی حیثیت رکھتے ہیں تو ایسی صورت میں ٹی وی خریدنا گھر میں رکھنا اور دیکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

واللہ اعلم

شفیق اللہ غفراللہ لہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ مفتی ... عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

۳۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

۱۸۳۱۱

۱۴۳۲/۷/۲۷ھ

رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

6/9/13